رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

ایڈیٹر الیس محمد یوسف

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

مقاصد

... ں اور برکات ... ب پر اس کی فضیلت ظاہر کر ... آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض ...) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب د ... (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۳ روپے
〃 ششماہی 〃 ۱ روپیہ ۱۲ آنے
〃 سالانہ سرپرستوں سے ۱۰ روپے
〃 امراء 〃 ۵ روپے
〃 ممالک غیر 〃 ۸ شلنگ

جلد ۲۲ — نمبر ۶ — ۲۷ دسمبر ۱۹۳۰ء

اخبار نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

سالانہ جلسہ پر آنیوالے دوستوں کی توجہ کیلئے

جن بھائیوں نے تا حال اخبار نور کا چندہ ادا نہیں کیا وہ براہ کرم دفتر نور میں جو مسجد منارہ والی سے جانب جنوب ہے تشریف لاکر دستی جمع کراویں، اس میں محصول ڈاک کی رعایت رہیگی، دوم، دوستوں کو اس بات کیلئے بھی تیار ہو کر آنا چاہیئے، کہ اخبار نور کیلئے کم از کم ایک ایک نیا خریدار مہیا کرنا ہے اس وقت نور کی اشاعت سب اخبارات سے کم ہے اور اتنی کم ہے کہ اس کے اظہار کیلئے بھی حجاب مانع ہے، حالانکہ نور سب سے پرانا اخبار ہے سکھوں اور آریوں میں نور نے جس سنجیدگی اور متانت سے ٹھوس کام کیا اور کر رہا ہے دوست تو دوست دشمن بھی اس کے معترف ہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا نور ایک ہی اخبار ہے: پھر ایڈیٹر نور نے بفضل ایزدی قرآن پاک کا گورمکھی ترجمہ مکمل کرکے ہندی ترجمہ بھی قریباً نصف کر لیا، اگر دوست غور کریں، تو انھیں معلوم ہو جائیگا کہ یہ بہت عظیم الشان کام تھا جسکی صدیوں سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی لہذا دوستوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کی اعانت سے سرمو دریغ نہ فرمائیں، ایک یا دو خریداروں کا پیدا کر لینا کوئی مشکل نہیں، نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے جن کے ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کون سے دوست ہونگے جنھیں نور ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کی اعانت کیلئے کہا جائے اور وہ انکار کر دیں صرف توجہ کی ضرورت ہے اور اگر خدانخواستہ کسی صاحب کا کوئی ایسا دوست نہیں اور انھیں خود بھی نور کے مطالعہ کی فرصت نہیں تو پھر وہ اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے خواہشمند سکھوں اور آریوں کے نام نور مفت جاری کروا سکتے ہیں، ایسے خواہشمند لوگوں کے خطوط اکثر دفتر نور میں آتے رہتے ہیں اور گنجائش کے نہونے سے اُنھیں مجبوراً نفی میں جواب دینا پڑتا ہے اگر صاحب توفیق بھائی اس طرف توجہ کریں تو اس ذریعہ سے تبلیغ اسلام کا ایک نیا دروازہ کھل سکتا ہے بہر حال مجھے اپنے دوستوں پر یہ نیک توقع رکھنی چاہیئے کہ وہ سالانہ جلسہ پر نور کی توسیع اشاعت کیلئے ہر طرح سعی و تبلیغ سے کام لیں گے اور میں جلسہ کے بعد اخبار نور میں ایسے سرپرستوں کی شاندار رپورٹ شائع کر سکوں گا۔

ضروری اطلاع۔ جلسہ میں مصروفیت کیوجہ سے ۳ جنوری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا اور انشاء اللہ ۱۷ جنوری کو ہوگا، دوست اسے نوٹ کر لیں۔

درخواست دعا۔ جناب منشی محمد حسین صاحب سب ڈویژنل آفیسر درویش اور منشی غلام حیدر صاحب سب انسپکٹر اشتمال اراضی تلونڈی راہ والی دوستوں سے دعا کے متمنی ہیں براہ کرم دوست ان احباب کیلئے اپنے خاص اوقات میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور کرے نیز دوست از راہ کرم خاکسار اڈیٹر نور کیلئے جو ہمہ تن فرقان حمید کے ہندی ترجمہ میں مصروف ہے بارہ پارے ہو چکے، اپنے خاص اوقات میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے خاص توفیق عطا فرمائے اور میں جلد سے جلد خوش اسلوبی سے اس کام کو سرانجام دے سکوں اور پھر یہ بابرکت ترجمہ بہتوں کیلئے موجب ہدایت ہو، آمین!

قادیان میں رہائش کے خواہشمند دوست: جو دوست اندرون یا بیرون شہر میں باموقعہ مکان کے خواہشمند ہوں وہ سالانہ جلسہ پر دفتر نور میں تشریف لاکر اسکے متعلق مفید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

... باہتمام ... غلام حیدر ... پرنٹر ... شیخ محمد یوسف پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا

کتابوں میں سالانہ جلسہ پر غیر معمولی رعایت

نور بکڈپو کی کتب کا مفصل اشتہار اسی اخبار کے صفحہ بارہ (۱۲) پر ملاحظہ فرمادیں آج دنیا مانتی ہے کہ سکھ مذہب اور آریہ دہرم میں تبلیغ کیلئے یہ کتب اپنے اندر بہترین ٹھوس مواد رکھتی ہیں ایام جلسہ میں یہ کتابیں صرف نصف قیمت پر ملینگی اور انہی ایام میں یعنی ۲۶ر تا ۲۸ر دسمبر کو جو باہر سے بھی خطوط پوسٹ کئے جائیں گے، اور جن پر ۲۶ر یا ۲۷ر یا ۲۸ر دسمبر کی ڈاک خانہ کی مہر ہوگی وہ بھی اس رعایت سے مستفیض ہو سکینگے ؎

KHILAFAT LIBRARY

دھوکہ سے بچو!

جو چیز مفید ہونے کی وجہ سے مقبول عام ہو جاتی ہے، نکمے اور حریص لوگ اپنی نکمی چیز کا نام بھی اسی سے ملتا جلتا رکھکر ناواقفوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیتے ہیں، چنانچہ ایام جلسہ میں آپکو قادیان کے بازاروں وغیرہ میں بھی بعض ایسے آدمی نظر آئینگے جو اپنی ادویات کے نام یا تو ہماری ادویات سے ملتے جلتے رکھکر یا اپنی ادویات کو نور اینڈ سنز کی تیار کردہ بتلا کر آپ کو دھوکہ دینگے، آپ ایسے لوگوں سے بچئے۔

یہ ہمیں اس لئے لکھنے کی ضرورت پڑی، کہ گذشتہ سال کئی ایک دوستوں کی شکائتیں آئیں کہ فلاں جگہہ فلاں شخص آپ کے نام سے ادویات فروخت کر رہا تھا، اور ہم نے آپ کی ادویات سمجھکر خریدیں مگر وہ ہمیں مضر پڑیں، لہذا ہم یہ اعلان کر کے بری الذمہ ہوتے ہیں کہ ہماری تیار کردہ ادویات آپ کو صرف دفتر نور ہی سے ملینگی جو منارہ والی مسجد سے جانب جنوب صرف دو قدم کے فاصلہ پر ہے۔ اور جو لوگ کسی کے کہنے کہانے پر ہماری ادویات کے نام سے دوسری جگہہ سے خریدیں گے، ہم اس کے ہرگز ہرگز ذمہ دار نہیں ہوں گے،

جلسہ پر آنیوالے دوستوں کیلئے ضروری اطلاع

نور اینڈ سنز کی تیار کردہ جملہ ادویات جنکا اشتہار اسی اخبار کے صفحہ ۱۰ و ۱۱ پر درج ہے آپکو صرف دفتر نور سے ہی ملیں گی، اور اسی طرح دفتر نور کی طرف سے شائع شدہ کتب جن کا اشتہار اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے یہ بھی آپ کو دفتر نور ہی سے دستیاب ہوں گی۔

دفتر نور منارہ والی مسجد سے جانب جنوب ہے مسجد میں کھڑے ہو کر جب آپ جنوب کی طرف نظر دوڑائینگے تو آپکو اخبار نور کا سائن بورڈ لٹکتا ہوا نظر آئیگا، آپ جنوب کی طرف سے مسجد کی سیڑھیوں سے اُتر کر بے تکلف دفتر نور میں تشریف لایئے ؎

مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور

چیدہ خبریں

مکہ معظمہ میں برقی روشنی کا انتظام

مکہ معظمہ کی میونسپلٹی نے تمام شہر میں برقی روشنی کا انتظام کیا ہے جس سے اندھیر کی زحمتیں دور ہوگئیں ؎

جدہ میں لاسلکی اور طیران کے مدرسے

حکومت نے طے کیا ہے کہ جدہ میں دو مدرسے کھولے جائیں ایک طیران کی تعلیم کیلئے اور دوسرا لاسلکی کی تعلیم کیلئے، امید ہے کہ ان مدرسوں سے فارغ طلبہ ملک کی ایک بڑی اہم ضرورت کو پوری کر دینگے۔ (ام القرےٰ)

فن طیران کی تعلیم کے لئے حجازی طلبہ لنڈن میں

حکومت نجد و حجاز نے طے کیا ہے کہ ذہین اور لائق تربیت طلبہ کی ایک جماعت فن لاسلکی کی تحصیل کیلئے لنڈن بھیجی جائے، جدہ میں لاسلکی کی تعلیم کیلئے مدرسہ کھولنے کی تجویز اس کے علاوہ ہے (ام القرےٰ)

آٹومیٹک ٹیلیفون

حکومت نے آٹومیٹک ٹیلیفون کی پچاس مشینیں منگوائی ہیں، جو فی الحال شاہی محل اور نائب جلالۃ الملک کے محل میں لگوائی جائینگی، تجربہ کے بعد اگر پبلک نے اس کی ضرورت محسوس کی تو اس کو عام کیا جائیگا ؎

ٹرکی اور یونان میں ایک جدید معاہدہ

موسیو وینزیلوس نے اخبارات کے نمائندوں سے بیان کیا کہ انگورہ میں جس معاہدہ پر میں نے دستخط کئے ہیں، وہ ٹرکی اور یونان کو ایک مضبوط دوستانہ رشتہ میں مربوط کر رہا ہے عنقریب ایک جدید معاہدہ بحری قوتے کی تجدید کے متعلق ہونے والا ہے جو دونوں حکومتوں کیلئے اطمینان کا موجب ہوگا۔

ٹرکی میں جہاز ران کمپنی

ترکی میں ایک جہاز ران کمپنی قائم ہوئی ہے جس نے فی الحال جدید قسم کے ۱۲ جہاز خریدے ہیں، جن میں سے چار اسکندریہ سے آستانہ روئی کی بار برداری کیلئے متعین کئے گئے ہیں،

نور کی تبلیغی مفت

سالانہ جلسہ پر دفتر نور میں
تشریف لا کر دوست نور کی
تبلیغی ٹریکٹ برائے تبلیغ
مفت لے جائیں
منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ
قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ میں شامل ہونیوالے دوستوں کیلئے چند ضروری ہدایات

KHILAFAT LIBRARY

(۱) احمدی دوستوں کو اس مرتبہ اپنے ان دور افتادہ بھائیوں کو بھی اس پاک تقریب اور روحانی مجلس میں شامل کرنے کیلئے پوری سعی سے کام لینا چاہئیے، جو آج تک نہ صرف اس تقریب سعید میں شامل ہی نہیں ہو سکے بلکہ وہ ایک یا دوسری وجہ سے بدظن بھی ہیں، اور دراصل بعد اور دوری ہی سو بدظنیوں کی ایک بدظنی ہے، لہٰذا جب یہ دوست اپنی آنکھوں دیکھ لینگے، کہ احمدی لوگ ارکان اسلام کے کس قدر پابند ہیں تو بلاشبہ ان لوگوں کی بدظنی خود بخود دور ہو جائے گی، ہر ایک نیکی اپنے اندر ایک خاص خوبی رکھتی ہے، مگر کسی روح کو روحانی دولت سے سرفراز کرنا یہ نیکی سب نیکیوں کی سرتاج ہے، اس لئے میں اپنے احمدی بھائیوں سے بجا طور پر یہ توقع رکھ سکتا ہوں کہ وہ اس سالانہ اجتماع میں ایسے دور افتادہ دوستوں کو اپنے ساتھ لانے کیلئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑینگے،

(۲) ہر ایک احمدی اپنے ایسے نووارد بھائی کیلئے قربانی کیواسطے مستعد رہے، خود تکلیف اُٹھا کر اس کے لئے راحت کا سامان پیدا کرے، اس کیلئے اچھا کھانا اور اچھی جگہ کے مہیا کرنے کیلئے آمادہ رہے، اگر خود کھڑے ہو کر لیکچر سننا پڑے تو بخوشی قبول کرے مگر اپنے نووارد دوست کیلئے عمدہ نشست کے فراہم کرنے میں کبھی دریغ نہ کرے،

(۳) ایک اور ضروری بات پر بھی میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ لوگ عام طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے لیکچر میں تو جمع ہو جاتے ہیں، مگر دوسرے لیکچروں میں لوگ عام طور پر اِدھر اُدھر چلتے پھرتے رہتے ہیں، آدمیوں کا زیادہ سے زیادہ ½ حصہ تو لیکچر گاہ میں ہوتا ہے بقیہ ½ حصہ لیکچر گاہ کے باہر مختلف جگہوں میں گروہ در گروہ کئی ایک الگ الگ جلسے منعقد کر لیتا ہے اور یہ نہایت ہی معیوب امر ہے، بلاشبہ حضرت کا لیکچر تو مُردوں کو زندہ کرنے والا ہوتا ہے، اس میں لوگوں کا جمع ہونا ایک قدرتی امر ہے، مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ بقیہ لیکچرار بھی حضرت کی اجازت سے ہی کھڑے ہوتے ہیں اور ہر ایک لیکچرار اپنے اندر کوئی نہ کوئی خوبی ضرور رکھتا ہے دوستوں کا ان تقریروں کے سننے سے محروم رہنا کوئی اچھا فعل نہیں بلکہ ایک گونہ بدقسمتی کا موجب ہے، آپ لوگ اپنے گھر سے الگ ہوئے، سردی کی زحمت بھی گوارا کی، روپیہ کی بھی قربانی کی، سفر کی کوفت بھی اُٹھائی، پھر کس قدر افسوس ہوگا، کہ آپ لیکچروں کے سننے سے محروم رہیں، ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کا معیار ان لیکچروں کی نسبت بہت بلند ہو چلا ایسا ہی سہی، بہرحال جو لیکچر آپ کی نظر میں کمتر ہے، باہر علیحدہ علیحدہ گروہ در گروہ بنا کر گپ و گفتگو شن سے تو اچھا ہی ہے، پھر اگر آپکا دل کسی لیکچر پر نہیں لگتا، تو کم از کم اس نقطۂ خیال کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئیے، کہ کسی لیکچر میں بیٹھنا اور سننا حضرت کے ارشاد کی تعمیل تو ضرور ہے، کیا یہ امر کوئی کم ثواب کا موجب ہے اور پھر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ وہ لیکچر جو آپ کے نزدیک روکھا اور پھیکا ہے، اگر آپ توجہ سے سنیں گے، تو آپ اس میں بھی کئی ایک ایسے نکات اور مفید معلومات پائینگے جو بلاشبہ موتیوں کے مول سستے ہوں گے،

(۴) جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے پڑھنے لکھنے کی توفیق دی ہے، انھیں چاہئیے کہ وہ نوٹ بک اور پنسل اپنے ہاتھ میں رکھیں اور جو معلومات نئے معلوم ہوں، انھیں فوراً نوٹ کرتے جائیں، اور پھر جب جلسہ کے ختم ہونے کے بعد دوست ان نوٹوں پر نظر ڈالیں گے، تو وہ اپنے قبضہ میں ایسے معلومات کا ذخیرہ پائیں گے، کہ اگر وہ تمام عمر مطالعہ کرتے رہتے تو شائد اتنا مفید مصالحہ جمع نہ کر سکتے۔

(۵) اگر آپ کے ساتھ چھوٹے بچے ہوں تو آپ کو ان حفاظت سے قطعاً غافل نہ رہنا چاہئیے، گذشتہ سے پیوستہ سال ہی ایک چھوٹی بچی اپنے والدین سے جدا ہو گئی، اور ایک دو سکھ اُسے لئے جا رہے تھے، اور اتفاقاً وہ بچی ایک احمدی دوست کی نظر پڑ گئی، اور اس نے بڑی مشکل سے اس لڑکی کو ان لوگوں سے چھوڑایا، اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ اگر آپ کے ساتھ چھوٹے بچے ہوں، تو ان کی حفاظت کیلئے آپکو کس قدر توجہ کی ضرورت ہے،

(۶) جلسہ کے ایام میں قادیاں میں کافی سردی ہوتی ہے ہر ایک بھائی کو اپنے ساتھ کافی بسترہ رکھنا چاہئیے بعض دوست یہ خیال کر لیتے ہیں کہ زیادہ بسترہ اٹھانے کی کیا ضرورت ہے، وہاں جا کر فلاں دوست سے ایک دو روز کیلئے بستر مانگ لیں گے، مگر یہ غلطی ہے ایام جلسہ میں قادیان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جہاں مہمانوں کی رہائش نہو، اور ہو سکتا ہے کہ جہاں آپ کی نظر ہو وہاں پہلے ہی مہمان پہونچ چکے ہوں، آپ کو اپنے ساتھ بستر لانے میں قطعاً غفلت سے کام نہ لینا چاہئیے،

(۷) ایسی بھیڑ بھاڑ میں چور اور اچکوں کو بھی خوب موقع ملتا ہے، اگر آپ کے پاس نقدی یا از قسم نقدی کوئی چیز ہو تو اسکی آپ کو خوب حفاظت رکھنی چاہئیے، یا تو بیت المال میں بمد امانت جمع کرا دیں اور یا اپنے کسی معتبر دوست کے سپرد کر دیں،

(۸) ایام جلسہ میں دفتر نور صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک کھلا رہیگا، اور پھر شام کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک، جن دوستوں کو دفتر نور سے کوئی کام ہو وہ ان اوقات میں تشریف لا سکتے ہیں، ایام جلسہ کے علاوہ دفتر نور صبح ۷ بجے سے شام کے قریباً ۸ بجے تک کھلا ہی رہیگا۔

(۹) ایام جلسہ میں تبلیغی گورمکھی ٹریکٹ دفتر نور سے آپکو مفت ملیں گے۔

(۱۰) موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے اور اکسیر البدن جو دماغی اور جسمانی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے اور موتی دانت پوڈر وغیرہ، یہ مفید ادویات بھی آپ کو دفتر نور سے ہی ملیں گی، اور یہ تو دوستوں کو معلوم ہی ہے کہ دفتر نور منارہ والی مسجد سے جانب جنوب صرف ایک دو قدم کے فاصلہ پر ہی ہے مسجد میں کھڑے ہو کر جب آپ جانب جنوب دیکھیں گے، تو دفتر نور کا سائن بورڈ آپ کی نظر پڑیگا۔

شذرات

آریہ سماج کے اچھوت ادہار کی حقیقت

آریہ سماج آئے دن اس بات کا ڈھول پیٹتا رہتا ہے کہ اچھوت ادہار یعنی نیچ اقوام کی اصلاح یا شدھی کا وہ واحد ٹھیکیدار ہے اور یہ ورن کو کرم سے تسلیم کرتا ہے یعنی اگر ایک شودر برہمنوں کا چال چلن رکھتا ہے، تو سوسائٹی میں وہ برہمن سمجھا جائیگا، اور اگر ایک برہمن شودر کی عادت کا مالک ہے تو اسی طرح وہ برہمن شودر سمجھا جائےگا۔ مگر اس دفعہ

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر اس ڈھول کا پول جس طرح ظاہر ہوا وہ اظہر من الشمس ہے جب اس کے متعلق ریزولیوشن پاس ہوا، کہ ورن (قومی امتیاز) کو کرم (افعال) سے تسلیم کیا جائے تو پنڈت ٹھاکردت صاحب امرت دھارا جو غالباً آریہ سماج کے سکرٹری بھی ہیں، اس ریزولیوشن کی بایں الفاظ مخالفت کی، "سوامی جی نے جتنے سدہانت (اصول) قائم کئے ہیں، ان میں سے دو ہی زیادہ مشکل ہیں ایک ورن بیوستھا اور دوسرا نیوگ، سوامی جی (بانیٔ سماج) یہ چاہتے تھے کہ ورن آشرم دھرم ہندوستان سے گم نہ ہو جائے یہ ہمیشہ ہی قائم رہے، سوامی جی سنسکار ودہی میں لکھتے ہیں کہ ودواہ (شادی) اپنے ہی ورن میں ہونا چاہیئے، مگر گن کرم سبھاؤ سے ہو، سوامی جی کی رائے ہے کہ برہمن برہمن رہیں اور ویش ویش رہیں کسی کل کو نشٹ نہ ہونے دیں۔" (پرتاب یکم دسمبر)

بتلائیے اب آریہ سماج کی شدھی اور ورن کرم سے ہو کی کیا حقیقت رہی، دراصل یہ اسلام کو ہی فخر ہے جسکی یہ تعلیم ہے، کہ "اکرمکم عند اللہ اتقاکم" یعنی تم میں وہی معزز ہے جو پاکیزگی میں بڑھ کر ہے۔

ہندوؤں میں عورت کا درجہ

آریہ سماج عام طور پر یہ شور مچاتا رہتا ہے کہ اسلام نے عورت کے درجہ کو بہت گرایا مگر برخلاف اس کے ہندو دہرم نے عورت کے درجہ کو بہت بلند کیا، مگر آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر پروفیسر دھرمندر ایم اے میرٹھ گورنمنٹ کالج نے آریہ سماج کے اس دعوی بے حقیقت سے جس طرح پردہ اُٹھایا، وہ درج ذیل ہے آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ:-

"میں کہونگا کہ ہماری سوسائٹی میں یکطرفہ طلاق ہے۔ دینے کیلئے عورت کو تو حق نہیں مگر مرد کو ہے" (پرتاب یکم دسمبر)

کہو آریہ دوستو، آپ کی سوسائٹی میں یہی عورت کا درجہ ہے جس کیلئے آئے روز آپ، اسلام کے منہ آیا کرتے ہیں غور کرو اسلام کے طلاق پر اگر مرد کو حق ہے تو عورت کو بھی بمقابلہ کرو ... ہاں کے یکطرفہ طلاق ... اور ... یکم دسمبر

سے کہو کہ عورت کا درجہ کس مذہب میں بلند ہے اسلام یا ہندوازم میں۔

اور سُنو

یہی صاحب اپنی اسی تقریر میں آگے چلکر کہتے ہیں کہ:-

"یہ پنجاب ہی کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کہ وہ ماں باپ کے گھر سے کیوں کچھ نہیں لائی" (پرتاب یکم دسمبر)

مگر اسلام میں یہ بات نہیں کوئی مرد اپنی عورت سے کبھی خواب میں بھی یہ توقع نہیں رکھیگا کہ اس کی عورت کچھ لائے برخلاف اس کے مرد کو بوقت شادی اپنی حیثیت کے مطابق عورت کو ایک معقول رقم دینی پڑے گی، جسے اسلامی اصطلاح میں "حق مہر" کہا جاتا ہے، آریہ بھائیو! اب خود ہی بتلاؤ کس سوسائٹی میں عورت کا درجہ بلند ہے،

ابھی اسی پر بس نہیں اور سُنیئے

یہی صاحب اپنی تقریر میں آگے چلکر فرماتے ہیں کہ:-

"ایک عورت عمر بھر پتی (خاوند) کی سیوا (خدمت) کرے پتی (خاوند) مر جائے تو ہندو استری (عورت) کو اس کی جائیداد پر کوئی حق حاصل نہیں" (پرتاب یکم دسمبر)

مگر اسلام میں یہ بات نہیں خاوند کی وفات کے بعد عورت کو برابر حصہ پہونچتا ہے اب آریہ دوست ہی بتلائیں کہ کس مذہب میں عورت کے حقوق محفوظ ہیں، پھر حیرت ہے کہ آریہ سماج اپنی آنکھ کے شہتیر سے بے پرواہ ہو کر اسلام کے وہمی تنکہ پر انگشت نمائی کیلئے ہر وقت آمادہ رہتا ہے

پرتاب اور بھائی پرمانند

یکم دسمبر کا پرتاب بھائی پرمانند کو یہ کھری کھری سناتا ہے کہ:-

"بھائی جی اس پارٹی کے لیڈر ہیں جو انگریزوں کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر لانے کیلئے تیار نہیں، عید وغیرہ پر کہیں گائے کی قربانی سے فساد ہو جائے تو کہا جاتا ہے یہ کانگرس اور قوم پرست ہندوؤں کی اس پالیسی کا نتیجہ ہے جس نے مسلمانوں کو سر پر چڑھا رکھا ہے لیکن موجودہ طریقہ حکومت کی موجودگی میں نہ معلوم کتنی گائیں روز فوجوں کیلئے ذبح کی جاتی ہیں اس باب کی طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا، جائے بھی کیوں جب سب جانتے ہیں کہ انگریز اس وقت حکومت کر رہا ہے کیا بھائی جی کی نظر میں مسلمان ہی ہندوؤں کے حقوق پر ظلم کرتے ہیں انگریز نہیں؟" (پرتاپ یکم دسمبر)

کیا پرتاب کی یہ تحریر کسی حاشیہ آرائی کی محتاج ہے، جس قوم کے ایسے لیڈر ہوں ذرا پرتاپ ہی بتلائے کہ اس قوم کے ہاتھوں مسلمانوں کے حقوق کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند پوزیشن

یکم دسمبر کا پرتاب لکھتا ہے کہ:-

"مسلمانوں کی طرف دیکھو کبھی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کے کتھن (کہنے) کے خلاف نہیں جائیں گے، لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم رشی کے بتلائے ہوئے اصولوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں"

اس طریق عمل کی موجودگی میں آریہ سماج کو یہ کہنے کا کس طرح یارا ہو سکتا ہے کہ آریہ سماج میں سوامی دیانند کی وہی پوزیشن ہے جو اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

آریہ سماج کے عالموں کو آریہ سماج پر شک ہے

انارکلی لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر بھائی پرمانند نے اپنی تقریر میں کہا کہ:-

"آریہ سماج کمزوریوں کے باوجود زندہ ہے لیکن ایک کمزوری ہے جس کے انسداد کی فوری ضرورت ہے وہ یہ کہ آریہ سماج کے عالموں کو اس مشن کی صداقت پر شک ہو گیا ہے یہ نہایت ہی مہلک چیز ہے"

جس مذہب کے عالموں کو اس مذہب پر شبہ ہو جائے پھر اس مذہب کی صداقت میں کسی کو کیا کلام ہو سکتا ہے۔

آریہ پن کی خیر نہیں

یہی بھائی پرمانند جی اپنی تقریر میں آگے چلکر کہتے ہیں کہ:-

"اگر آریہ سماج کا کوئی طبقہ ہندو کہلوانا نہیں چاہتا تو وہ دوسروں کے ہاتھوں میں کھیلتا ہے اور ان کا منزل مقصود دوسرا ہے اگر ایسا ہے تو وہ ہندو برادریوں کو چھوڑ دیں، اور ان کو اپنا بھائی سمجھیں جو شدھ ہو کر آریہ بن جائیں اور ان سے رشتے ناطے کرینگی ذرا دلیری تو کرو لیکن اگر ہندوؤں کے ساتھ چلنا ہے تو پھر آریہ پن دیر تک نہیں رہ سکتا"

بھائی پرمانند کا یہ کہنا کہ جو شدھ ہو کر آریہ بن جاتے ہیں ان سے رشتے ناطے کرو، اس سے صاف ظاہر ہے کہ آریہ سماج ان شدھ شدھوں سے رشتے ناطے کرنے کیلئے تیار نہیں تو اس صورت میں یہ شدھی روحانی ہے یا سیاسی، اسے کسی اور کی نسبت آریہ ہی بہتر جانتے ہیں، اور ان حالات میں وہ یقیناً شدھ شدھوں کو زیادہ دیر کیلئے اندھیرے میں نہیں رکھ سکتے۔

ہندو کیا چاہتے ہیں؟

یہی بھائی پرمانند جی آگے چلکر اپنی تقریر میں اس طرح اپنے دلی ارادے کا اظہار کرتے ہیں کہ:۔

"اس جدوجہد کا علاج یہ ہے کہ سارے ملک میں ایک ہندو قوم بنائی جائے"

کیا مسلمانو! اب بھی آپ کو ہندو قوم کے منشار کے سمجھنے میں کوئی شبہ کا احتمال ہو سکتا ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ہم احسن طریق سے تبلیغ اسلام کے فرائض کو بجا لائیں اسلام اپنے اندر وہ قوت جاذبہ رکھتا ہے، جو دوسرا مذہب نہیں رکھ سکتا، صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

اگر سوامی دیانند حکمران ہوتے تو کیا کرتے؟

۳۰ نومبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "اگر سوامی دیانند صاحب اقتدار ہوتے تو وہ گئو رکھشا گورنمنٹ کا اولین فرض قرار دیتے"

سوامی دیانند پہ ہی کیا منحصر ہے اس وقت ہر ایک ہندو کی ذہنیت یہی ہے کہ اگر اس کا بس چلے تو وہ گائے کیلئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہ کرے مگر سوال یہ ہے کہ ایسی ذہنیت کی موجودگی میں ہندوستان کے کبھی بھی اچھے دن آ سکتے ہیں، اگر گائے قابل عزت ہے تو ہندوؤں کیلئے ان کو یہ جذبہ مبارک رہے مگر ایک مسلمان کیلئے ایک گائے ایسی ہی ہے جیسے ایک بکری، اسے کیوں مجبور کیا جائے کہ وہ گائے کا ایسا ہی احترام کرے جیسے ایک ہندو کرتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ویدک زندگی کا بلند مقام

۲۳ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ:۔

"ویدک جیون کا بلند ترین مقام یہ ہے کہ بال برہمچاری رہنا اور برہمچریہ (تجرد) سے سیدھا سنیاس آشرم (درویشانہ زندگی) کو حاصل کر کے ویدک دھرم کا پرچار کریں"

مگر سوال یہ ہے کہ اسوقت کس قدر آریہ سماجی اس ویدک زندگی کے بلند ترین مقام پر عامل ہیں اگر سب لوگ اس بلند ترین مقام کو حاصل کرنے کی فکر میں لگ جائیں تو کیا اس دنیا کا سلسلہ ایک دن بھی چل سکتا ہے، لہٰذا اس سے صاف ظاہر ہے کہ نہ یہ اصول قابل عمل ہے اور نہ ہی قدرت کا یہ منشاء ہے یہ اصول صرف کتابوں اور اخباروں کے اوراق کو ہی مزین کرنے والا ہے اور یا اس سے بھی کچھ زیادہ کہا جائے تو دل کے بہلانے کیلئے یہ خیال اچھا ہے۔

آریہ شدھی کی حقیقت

بھائی پرمانند جی لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم نے شدھی چلائی، ہندو دوسروں کو اپنے اندر جذب کرنیکو تیار نہیں، شدھی والے بجائے اس کے کہ پرچار سے ان کے اندر یہ طاقت پیدا کریں شدھی کے نام کو اپنے لئے ایک روزگار کا ذریعہ بنا بیٹھے ہیں، چندہ جمع کیا اور موج کی، لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے جھوٹی موٹی تعداد چھاپ دی۔ (جاگرت ۲۱ نومبر)

کیا اس پر کسی مزید حاشیہ کی ضرورت ہے امر واقعہ یہ ہے کہ آریہ شدھی کو مقبول عام بنا ہی نہیں سکتے کیونکہ آریہ یا ہندو مذہب کوئی تبلیغی مذہب نہیں ہے یہ اسلام کو ہی توفیق ہے جو آئے سو ہضم۔

ہندوؤں کو کس نے قائم رکھا ہے

یہی بھائی پرمانند جی اپنے اسی مضمون میں آگے چلکر لکھتے ہیں کہ:۔

"ابھی تک ذات پات نے ہی ہندو سماج کو قائم رکھا ہے یہ اچھا ہو یا بُرا، میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ اسے مٹا دیا جائے (جاگرت ۲۱ نومبر)

یہ اس شخص کے خیالات ہیں جو ذات پات توڑک منڈل کا بانی ہے جب اس تحریک کے بانی کے یہ خیالات ہوں تو دوسروں کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں اب صاف ظاہر ہے کہ "ذات پات توڑک منڈل" کا دلچسپ فقرہ محض سائن بورڈ کی زینت کیلئے ہے ورنہ یہ حقیقت سے کوسوں دور ہے اب شدھ یا اشدھ ہونے والوں کو خود یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ وہ بجائے پانی کے شفاف چشمہ کے سراب کے پیچھے کیوں دوڑ رہے ہیں۔

کیا موجودہ بائیبل الہامی ہے

الہامی کتاب کیلئے ضروری ہے کہ اس میں تحریف و الحاق نہ ہو، تناقص نہ ہو اور خلاف مشاہدہ باتیں نہ ہوں اب ہمکو ان معیاروں کو لے کر بائیبل کو پرکھنا چاہیئے، حسب ذیل تحریف والحاق ہونے کی وجہ سے بائیبل الہامی کتاب نہیں رہتی، چنانچہ پرانی ۱۸۸۱ء سے پہلے والی اناجیل میں حسب ذیل آیات تھیں مگر موجودہ انجیل میں نہیں ہیں

(۱) متی ۱۷/۲۱ پر یہ جن بغیر دعا اور روزے کے نہیں نکلتے۔

(۲) متی ۱۸/۱۱، کیونکہ انسان کا بچہ کھوئے ہوؤں کو بچانے کیلئے آیا ہے۔

(۳) مرقس ۷/۱۶، اگر کسی کے کان سننے کے ہوں سن لے۔

(۴) مرقس ۹/۴۴، جہاں ان کا کیڑا نہیں جاتا اور آگ نہیں بجھتی۔

(۵) مرقس ۱۱/۲۶، پر اگر تم معاف نہ کرو تو تمہارا باپ

KHILAFAT LIBRARY

بھی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

(۶) مرقس ۱۵/۲۸ ، وہ نوشتہ جو کہتا ہے کہ وہ ...... میں گنا گیا۔

(۷) لوقا ۱۷/۳۶ ، دو کھیت میں ہوں گے ایک لیا جائیگا دوسرا چھوڑا جائے گا۔

(۸) لوقا ۲۳/۱۷ ، اور اسے لازم تھا کہ ...... کسی کو ان کے واسطے چھوڑ دے۔

(۹) یوحنا ۵/۴ ، کیونکہ ایک فرشتہ بعضے وقت اس حوض میں اتر کے پانی ہلاتا تھا ، اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اترتا کیسی بیماری میں گرفتار ہو اس سے چنگا ہو جاتا تھا۔

(۱۰) ۱۵/۳۴ ، پر سیلاس کو وہاں رہنا پسند آیا۔

جب کہ بائیبل میں اتنی تحریف والحاق واقع ہو تو وہ کس طرح الہامی ہو سکتی ہے ، اب ہم دوسرا معیار لیتے ہیں یعنی اب ہمکو چاہئے دیکھیں کہ اس میں اختلافات ہیں یا کہ نہیں اگر ہیں تو بائیبل الہامی کتاب نہیں ، بائیبل میں کثرت سے اختلافات پائے جاتے ہیں ، چند ایک حسب ذیل ہیں۔

(۱) ساول نے خدا سے مشورہ پوچھا پر جواب کسی صورت میں نہ آیا ، اسموائیل ۲۸/۶ ، مگر تواریخ ۱۰/۱۴ میں یہ لکھا ہے کہ اس نے خدا سے مشورہ نہ لیا۔

(۲) سلاطین ۱۵/۲۲ کہ اسا اور شاہ بنی اسرائیل بعث کے درمیان ان کی تمام عمر لڑائی رہی ، مگر تواریخ ۱۵/۱۹ یوں تحریر ہے کہ اسا کی سلطنت کے پنتیسویں برس پھر لڑائی نہ رہی۔

(۳) سموائیل ۲۱/۱-۵ کہ داؤد اکیلا اخمیلک کاہن کے پاس آیا مگر مرقس ۲/۲۵-۲۹ میں یوں آیا ہے کہ داؤد اپنے ساتھیوں سمیت گیا۔

(۴) پیدائش ۴۶/۲۶-۲۷ میں یوں لکھا ہے کہ یعقوب اپنی صلب سے پیدا شدہ اولاد اور اولاد کی بیویوں سمیت کل چھیاسٹھ مردوں کے ساتھ آیا مگر خروج ۱/۵ میں یہ لکھا ہے کہ صرف یعقوب اپنے صلبی بیٹوں کے ساتھ جن کی تعداد ۷۵ تھی آیا۔

(۵) پیدائش ۲۲/۱۴ میں رقمطراز ہے کہ ابراہیم نے خدا کو دیکھا اور اس جگہ کا نام یہوداہ ... ہی رکھا مگر خروج ۶/۲-۳ میں اس طرح ہے (خدا موسیٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے) کہ میں نے ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر اپنا یہوداہ نام ظاہر نہیں کیا۔

جب کہ آپس میں اتنا فرق ہو کہ پیدائش کچھ کہے کہ یہوداہ نام ظاہر کیا ، مگر خروج کچھ کہے (کہ یہوداہ نام ظاہر نہ کیا) اگر کوئی بائیبل کا امتحان دے اور اس آدمی سے ممتحن پوچھے کہ خدا نے یہوداہ اپنا نام ابراہیم پر ظاہر کیا تھا یا نہیں ، تو بتاؤ وہ آدمی کیا جواب دیگا اگر ہاں میں جواب دے تب بھی فیل اور اگر نفی میں جواب دے تب بھی فیل۔

اب ہمکو تیسرے معیار سے پرکھنا چاہئے یعنی خلاف مشاہدہ باتیں تو نہیں اگر ہیں تب یہ الہامی نہ رہی۔

۱۔ دیباچہ پیدائش میں آتا ہے " تین دن اور تین رات ہو گئے اور چوتھے دن سورج اور چاند بنائے ، اب ان سے پوچھئے۔ جب سورج نہ تھا تو دن کیسے ہوا۔

۲۔ پیدائش ۶/۶ ، خدا پچھتایا ، حالانکہ خدا علیم ہے خدا انسانوں کی طرح نہیں کہ ایک کام کر کے پچھتائے خدا تو نتیجے کو جانتا ہے جو کچھ گذر چکا اور جو کچھ آگے آئیگا ، سب جانتا ہے کیونکہ خدا زمانے کے ساتھ وابستہ نہیں ، ہاں انسان زمانے کے ساتھ وابستہ ہے

(۳) احبار ۱۱/۶ ، خرگوش جگالی کرتا ہے ، حالانکہ خرگوش جگالی نہیں کرتا۔

(۴) استثناء ۱۴/۴ ، جنگلی چوہا جگالی کرتا ہے حالانکہ نہیں ، جگالی تو گائے بھینس وغیرہ کرتی ہیں ،

(۵) استثناء ۳۴/۵ ۔ سو خداوند کا بندہ موسیٰ مر گیا اگر موسیٰ مر گیا تو پھر یہ کتاب کس پر اتری ......

....

ان معیاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ بائیبل اصلی اور الہامی نہیں ، کیونکہ اس کے ایک تو اصلی الفاظ محفوظ نہیں رہے دوسرا اس میں تحریف و الحاق ہے تیسرا خلاف مشاہدہ باتیں ہیں۔

منظور احمد ثاقب متعلم مدرسہ احمدیہ ، قادیان دارالامان

ہندو پریس کی ذہنیت

سوراج یا رام راج کے حصول و قیام کا تاریخی پہلو

عدم تشدد اور امن و عافیت کے داعی اوّل حضور خیر البشر محمد مصطفےٰ فداہ امی و ابی نے امت مسلمہ کو پہلے ہی سے متنبہ کر دیا ہے کہ "اغیار سے کوئی ایسی راہ و رسم نہ رکھو جس سے وہ تمھیں اپنا گرویدہ بنا سکیں ، اور اگر ملنا ہو تو ان سے اخلاقی حیثیت سے ملو" اسلام اور اس کے احکام کسی مذہبی پیشوا کی تذلیل و توہین کی اجازت نہیں دیتے ، اور نہ کسی ایسے سلوک کو روا رکھتے ہیں جس سے غیر اقوام کے دلوں کو ٹھیس لگ سکے ، مندرجہ بالا ارشاد نبوی ایک بہت بڑی مصلحت اور نصیحت کا ترجمان ہے اور اس حکم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ منافقین اور کفار اس زمانہ میں مسلمانوں کو پھسلانے اور اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کیا کرتے تھے اور خطرہ تھا کہ وہ آیندہ بھی اپنی سازشوں اور شرارتوں کے توسط سے ملت بیضائے اسلام کی کتاب کو منتشر نہ کر ڈالیں ، اور یہ شیرازہ بندی پھر الٹ پلٹ ہو کر نہ رہ جائے۔

آج ہم حدیث بالا کے لفظ لفظ کو موجودہ تحریک کے عین بعین پاتے ہیں اور اس آشوب زمانہ کے بہتے ہوئے شر و فساد اور عدو و عناد کی کشمکش میں ہندو مسلم حقوق کی اصل و بیخ کی مستاصل بہ تقاضائے نفاق دیکھ رہے ہیں اور "آزادی" کے حصول کی جدوجہد میں ملت و وطن عزیز کی تخریب میں اپنی "سعی مشکور" کو صرف کر رہے ہیں آج زمانہ کی پیہم نیرنگیاں اور گوناگوں انقلابات اس امر کے شاہد ہیں ، کہ کوئی ملک ، کوئی مذہب اس وقت تک اپنی ارتقائی منازل کو طے نہیں کر سکتا جب تک اس میں یک جہتی سے منظم و متفق ، متحد اور یکجان ہونے کا مادہ موجود نہ ہو مثال کے طور پر چند آزاد ملکوں کو لیجئے ، ایران اپنی قومیت اور اتحاد و اتفاق کے ملی و ملکی جذبہ کو برقرار رکھ کر میدان آزادی میں گامزن ہونے کے قابل بنا ، امریکہ نے مساوی الحقوق اور یگانگت قومی اور متحدہ طور پر حب الوطنی کے فرائض

KHILAFAT LIBRARY

پہچان کر آزادی کا منہ دیکھا، افغانستان نے اپنی باجگذاری اور دست نگری سے نجات حاصل کرنے کیلئے قومیت اور وطنیت کے احساس کو ملحوظ رکھتے ہوئے مستعدی، اتفاق اور تنظیم کا پہلو نہ چھوڑا، جناب ابن سعود نے شریف مکہ کی شر انگیزیوں سے انہی اصولات کے تحت ملک کو بچایا، آئرلینڈ اور دوسری مغربی سلطنتوں نے آزادی سے قبل جمہور قومی اور تنظیم ملکی اختیار کی، الغرض جس آزاد ملک کے شواہد و تواریخ اور اس کے کارنامے دیکھو گے، اس میں اتفاق اور ملاپ کی تصویر دکھائی دیگی، آج ہندوستان بھی انہی ممالک کی تقلید کرنے کا داعی و علمبردار ہے، مگر اس کے مسلک اور اصول میں کوسوں کا فرق ہے، وہاں قومیت و وطنیت کے جذبات موجود ہیں، اور یہاں تفرقہ بازی کی سازشیں۔

گاندھی ازم - آزادیٔ وطن کی پرستاری اور تحریکِ حریت کے جاری کرنے میں ہندوستان کی رائے عامہ (پبلک اوپی نین) اور متحدہ قومیت کو نظر انداز کر کے گاندھی جی نے اپنا ڈیڑھ اینٹ کا شوالہ الگ کھڑا کر کے اس میں ہندوؤں کو خصوصیت سے اشتراک کی دعوت دی اور ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو پرے پھینکدیا، جیسا کہ ایک ولایتی اخبار نے رائے ظاہر کی ہے کہ:-

"مہاتما گاندھی نے جن اصولات و ضوابط کے ماتحت ہندوستان میں بدامنی اور جنگ آزادی کی طرح ڈالی ہے وہ مستحق ستائش نہیں اسلئے کہ اس میں ہندوستانی اقوام کی آواز کو متفق طور پر نہیں سنا گیا، اور ہندوؤں کے سوا عیسائیوں مسلمانوں، سکھوں، یہودیوں، پارسیوں اور دوسری قوموں سے رائے لینے اور ان سے اس تحریک کے اجراء کا مشورہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی گئی، اس لئے جب تک ہندوستان کی تمام ملل و اقوام متحدہ طور پر اس کار خیر میں شرکت نہ کریں گی، مہاتما جی اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے"

(سوشلسٹ ریویو)

لیکن یہ نظریات اور تخیلات جو مہاتما جی نے پیش نظر رکھے ہیں کوئی نئے نویلے نہیں، کیونکہ ہندو قوم شروع ہی سے ایسے نظریات کی حامل ہے اور ابدالآباد تک اس پر قائم رہے گی، ہندوستان کی تاریخ میں ایسے واقعات کھلے طور پر مل سکتے ہیں،

تحریک سنگھٹن و شدھی - آج ہندوستان کی باگ ڈور جن ہندو رہنماؤں کے ہاتھ میں ہے اور آج جو لیڈر ہندو مسلم اتفاق اور ملاپ کے داعی اور حامی ہیں وہی ساتھ ساتھ شدھی اور سنگھٹن کی زہریلی سکیم کو بھی ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں، اور وہ سوامی دیانند جی مہاراج کے نقش قدم پر چلکر اس تحریک کو جاری و ساری رکھنے میں منہمک نظر آتے ہیں کیونکہ بقول لالہ لاجپت رائے آنجہانی:-

"سوامی دیانند ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے ہندوؤں کو شدھی کی طرف راغب کیا"

(سوانحعمری دیانند)

اور شدھی و سنگھٹن کا مقصد محض یہ تھا کہ ہندوستان کے تمام باشندوں کو ایک ہی مذہب پر لاکر ہندو راج کا قیام کیا جائے، چنانچہ ہندوؤں کے سب سے بڑے لیڈر پنڈت مدن موہن مالوی نے ایک تقریر میں فرمایا کہ:-

"ہم شدھی کے ذریعہ مذہب اسلام اور اس کے اہم اصولات کو بکھیرنے اور نابود کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے - اور جن علاقوں میں مسلمانوں کی کثرت ہمارے لئے ذلت و تنزل کے اسباب مہیا کر رہی ہے اس کو بھی تہ و بالا کر دیا جائیگا، اور وقت کا وہ سب سے بڑا خطرہ یک لخت دور ہو جائیگا جو قدیم سے ہمارے ہندو راج کے قیام میں مداخلت کر رہا ہے اور ہم اس تحریک کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں کو بدھوں جینیوں اور دوسرے مہاپرشوں کی طرح وید اور شاستر کی تعلیم دے کر اپنے حلقۂ غلامی میں لے آئیں گے، اور پھر ہندو راج کا قیام سہل ہو جائے گا"

پس تحریک آزادی کی موجودہ زنگت میں مِلّت اسلام کے نونہالوں کو اسی لئے شریک نہیں کیا گیا، یا ایسے مصالح ہی پیدا ..... کئے گئے ہیں جن سے وہ اس میں شریک نہ ہو سکیں، تاکہ اسلامی اقتدار و وقار سے ان کے سوراج کا پہلو نہ بدل جائے، اور جس زاویہ نگاہ پر مہاتما جی کی پرکار گھوم رہی ہے وہ ہاتھ سے نہ چھوٹ جائے، اسی اثنا میں ہمیں ایڈیٹر صاحب "پرتاپ" کا وہ مقالہ جو انھوں نے شدھی کے قیام و استحکام کے متعلق لکھا تھا کہ:-

"دھرم کا پرچار (اگرچہ) دھرم کی خاطر ہونا چاہئے، لیکن ہندوؤں کو تو دوسری ضروریات نے مجبور کر دیا ہے، کہ اپنے بھولے بھٹکے بھائیوں کو گلے لگائیں، اور جو ان کے بھائی بننا چاہیں انکو اپنا بھائی بنائیں، اگر ہندو اب بھی نہ جاگے تو ان کا کام ختم ہے" (پرتاپ ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

اسی اشاعت میں ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"اس ملک کی حکومت صرف تعداد پر منحصر ہے یہاں کونسلوں میں ادھیکار بھی تعداد کے لحاظ سے ملتے ہیں، جن صوبوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ وہاں عملی طور پر مسلم حکومت ہے ہم پنجاب میں رہتے ہوئے جانتے ہیں کہ مسلم حکومت کیا ہے"

محولۂ بالا الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شدھی کی تحریک ہندو راج کی بنیادی دیوار کھڑی کرنے کی غرض سے جاری کی گئی اور اب تک اسی پر عمل ہو رہا ہے کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ کوئی تصفیہ نہ کیا، حالانکہ اس کو بارہا دفعہ کہا گیا، کہ جب تک ہندو مسلم حقوق کا فیصلہ اور "اکثریت" اور "اقلیت" کا تصفیہ نہ ہوگا، اس وقت تک ہندوستان کی قومیت کبھی متحد نہ ہوگی، مگر گاندھی جی نے اس پیشکش کو تعصب کے پاؤں سے ٹھکرا دیا اور اپنا نصب العین یہ قرار دیا، کہ:-

"کانگریس میں جو قوم اکثریت سے شامل ہوگی وہ اسی کی ملکیت ہوگی" (ینگ انڈیا)

اب ظاہر ہے کہ کانگریس میں مسلمان معدودے چند اور برائے نام ہی شامل ہیں اور اکثریت صرف ہندوؤں کی ہے لہذا کانگریس بھی ہندوؤں کی ہوئی۔

اسی دوران میں یہ ذکر کر دینا بھی بیجا نہ ہوگا، کہ ڈاکٹر مونجے جواب کے ہندو قوم کی طرف سے گول میز کانفرنس میں تشریف لے گئے ہیں، جب اس تحریک شدھی کے سلسلہ

میں گورو کل کانگڑی پہنچے تو آپ نے وہاں یہ فرمایا کہ:-

"جب تک آپ مسلمانوں کو اور تمام اچھوت اقوام کو اپنے میں شامل نہ کریں گے اس وقت تک ہم میں جارحانہ جنگ کی طاقت پیدا نہ ہوگی اور اگر آپ کو آگرہ تک شدھی کرنا ہے تو مسلمانان ہند کی طرح قتل مرتد کے مسئلہ کو ایجاد کرو"

اب یہ بھی سنیئے کہ ۱۹۲۱ء کی تحریک عدم تعاون اور ترک موالات سے جب گاندھی جی نے فراغت پائی تو آپ کے سر پر بھی شدھی اور سنگھٹن کا بھوت سوار ہوگیا، اور گذشتہ نظریات اور ہندو مسلم شیرازہ اتفاق کو فراموش کرکے آپ نے بھی آریاؤں کی ہاں میں ہاں ملانا شروع کردی، اور فرمایا کہ:-

"میرے آریہ متروں کو شدھی اور سنگھٹن اور اچھوت ادھار کی سکیم کو جاری رکھنے میں تن من دھن سے کوشش کرنی چاہئیے اور ان علاقوں اور صوبوں میں خاص طور پر پرچار اور اپدیش کرنا چاہئیے جہاں مسلمان کثرت سے آباد ہیں، اگر بھارت ورش کے ساتوں کروڑ مسلم اور کئی لاکھ دوسرے اچھوت شدھ ہوگئے تو بس یقین کرلو، کہ ہندوستان میں ہندو راج قائم ہوگیا، اور سوراج کیلئے دروازے کھل گئے"

(آریہ گزٹ)

آپ ہندوستان کے سب سے بڑے سیاسی پیغمبر اور سوشیل اور پولٹیکل لیڈر کے خیالات کا مطالعہ فرما چکے اب ذرا یہ بھی ارشاد ہو کہ موجودہ تحریک کے نتائج کار سے خدا نخواستہ اگر ان کو کامیابی اور نصرت حاصل ہو جائے تو کیا وہ اپنے فرمودہ بالا امورات کو توڑ دینگے، اور ملت عظمائے اسلام اور اس کے حقوق کی محافظت ان پر فرض ہو سکیگی؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ملیگا، جیسا کہ ایک مصری اخبار نے لکھا ہے کہ:-

"گاندھی جی اپنے سابقہ نظریوں کو جو انہوں نے تحریک شدھی کے وقت قائم کئے تھے اس موجودہ جنگ میں بھی پیش پیش رکھیں گے، اور مسلم حقوق کے تصفیہ کی جانب کبھی متوجہ نہ ہوں گے"

بالکل ایسا ہی ہوکر رہیگا اور امن عامہ قائم کرنے کی بجائے یہ سوراج کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہوگا،

مسلمان اور تحریک آزادی - آج اس تحریک میں چند بے فکرے مسلمان بھی ہندوؤں کی روپہلی اور سنہری باتوں سے متاثر ہوکر شرکت فرما چکے ہیں، اور جن مولانا مفتیوں، قاریوں اور رہنماؤں نے اس میں شرکت اختیار کی ہے وہ بھی شدھی اور اس کے چوٹی کے داؤ پیچوں سے خوب واقف ہیں، چنانچہ مولانا ظفر علی خاں جو پنجاب کے ہیرو سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی ارقام فرما چکے ہیں کہ:-

"دس لاکھ روپے کا جو اپیل مالوی جی، لالہ لاجپت رائے، راجہ نرندر ناتھ اور دوسرے مہاپرشوں کی طرف سے یادگار شردھانند قائم کرنے کیلئے ہوا ہے، اس کی غایت الغایات یہی ہے کہ دنیا میں تو نہیں لیکن کم ازکم ہندوستان میں کوئی مسلمان باقی نہ رہے"

(زمیندار ۱۶ر جنوری ۲۷ء)

اور دہلی کے سب سے بڑے مفتی مولانا کفایت اللہ صاحب اور وار کونسل کے ڈکٹیٹر مولانا احمد سعید صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:-

"اچھوت ادھار (تحریکات سنگھٹن و سدھی وغیرہ) کے بظاہر معصوم کام کا مدعا یہ قرار دیا ہے کہ اچھوت قوموں کو منظم کرکے مسلمانوں کے مقابلہ پر استعمال کیا جائے"

(الجمعیتہ ۱۸ جنوری ۲۶ء)

اور جناب ڈاکٹر کچلو صاحب بھی سر بخم ہیں کہ:-

"ہندوؤں کی موجودہ چند شر انگیز تحریکات مثلاً شدھی، سنگھٹن، اور اچھوت ادھار وغیرہ اس بات کی بین دلیل ہیں، کہ وہ اچھوت اقوام کی تنظیم کے مسئلے کو چھیڑ کر ان کو اپنے ہاں شامل کرنا چاہتے ہیں، اور کانگریس میں ہندوؤں کی بھرتی پر زور دے رہے ہیں تاکہ وقت آنے پر ہندوستان میں سوراج کے پردے میں ہندو راج کا قیام ہو جائے"

(تنظیم)

اس کے علاوہ ڈاکٹر عالم اور دوسرے مسلم رہنمایان قوم جو آج کانگریس میں شامل ہیں یہ مان چکے ہیں کہ ہندوؤں میں شدھی، سنگھٹن اور اچھوت ادھار کی جو سکیم جاری ہے اس کے زہریلے تاثرات اور مسموم ہوا محض ہندو راج کے قیام کیلئے ہے لیکن ان تمام امورات اور واقعات کی روشنی میں وہ پھر بھی حسن و قبح میں تمیز نہ کرتے ہوئے ہندوؤں کی تحاریک میں شمولیت اختیار کرچکے ہیں حالانکہ اب بھی وہی زہریلے تاثرات اور وہی مسموم تیر ہنوز موجود ہیں، شدھی اور سنگھٹن کی وہی تحریکیں اب تک جاری ہیں اچھوت ادھار کی وہی سکیم اب بھی زوروں پر ہے ہمارے رہنمایان کرام یہ نہیں سمجھتے یا سمجھنے سے قاصر ہیں، کہ موجودہ جنگ آزادی اور دوسری تحاریک جمہوریت کی جنگ نہیں، بلکہ اس کی تہ میں ہندو راج کا حصول ہے اور اس کے حصول و قیام کے بعد پنڈت نہرو صاحبان، گاندھی جی اور ان کے دوسرے ہندو بھائی بند انہی اصولات پر قائم رہیں گے جو وہ آج سے کچھ عرصہ بیشتر فرما چکے ہیں،

ہندو بغاوت کے داعی ہیں - اب یہ بھی سن لیجئے کہ ہندو قوم شروع ہی سے سوراج، ہندو راج یا رام راج کے حصول و قیام کی فکر میں لگی ہوئی ہے، اور اس کو شروع سے تعلیم ہی یہی دی گئی ہے کہ موجودہ حکومت کے خلاف پر زور پروپیگنڈا کرو، بغاوت کرو، اور ملک میں افتراق پھیلاؤ، چنانچہ سیوا جی، بدھ، جین، بندہ بیراگی، کرشن، منوسمرتی اور دوسرے مہاپرشوں کی پستکیں اور تاریخیں پڑھنے سے یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ یہ قوم اپنی ہمسایہ اقوام سے ہمیشہ برسر پیکار رہی، اور دوسری قوموں کے تخت و تاج کے خلاف ہمیشہ بغاوت پھیلاتی رہی اور مسلمانوں کی مخالفت کا مادہ اس کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے چنانچہ لالہ لاجپت رائے سیوا جی کی سوانحعمری میں لکھتے ہیں،

"شری سمرتھ رام داس سوامی نے سیوا جی کو کئی بار اسلام کے خلاف جنگ کرنیکا اپدیش کیا"

ایک اور ہندو لالہ رلیا رام گوسائیں نے ایک تاریخ میں لکھا ہے کہ:-

"ہندو جاتی کا اولین فرض یہی ہے کہ وہ اپنی حکومت کے علاوہ دوسری حکومتوں سے بالعموم جنگ کرتی رہے

KHILAFAT LIBRARY

اور اس کے رشیوں، منیوں اور کتابوں کی بھی یہی تعلیم ہے "

اور ہمارے ہندو بھائی خود اقبالی ہیں کہ:-

" ہندوؤں میں سات سو سال سے سوراجیہ پراپتی کی تحریک جاری ہے اگر ہندوؤں نے سنگھٹن کو نہ کھویا ہوتا، تو سوراجیہ بھی ان سے نہ چھینا جاتا " (پرتاپ ۲۱ر جنوری ۲۸ء)

غدر ۱۸۵۷ء - عام طور پر انگریزوں اور دوسری اچھوت قوموں کا خیال ہے کہ غدر ۵۷ء کے بانی مبانی دراصل ہندو ہی تھے، اور یہ سب کچھ برہمنوں کی سازش اور شرارت سے ہوا تھا مسلمانوں کو محض اس لئے شامل کیا گیا، کہ مہاشے، لالے اور پنڈت ہی نہ دھرے جائینگے، ایک انگریز مورخ کا بیان ہے کہ:-

" ۵۷ء کے معرکوں اور ہنگاموں کی بنیاد دراصل ہندوؤں کی ہی سازشوں سے پڑی اور اس کے بانی ہندوستان کے پنڈت تھے " (سنڈے ٹائمز لنڈن)

چنانچہ اسی زمانے کا ایک مرہٹہ دوندھو پنتھ المعروف ناناصاحب نہایت شریر النفس واقع ہوا تھا، اس کی تعریف ہماری زبانی نہیں ایک ہندو کی زبانی سنیئے:-

" سب سے شریر اور بے رحم دوندھو پنتھ تھا جسکو ناناصاحب بھی کہتے ہیں اس بدبخت کا نام تاریخ میں ہمیشہ بدنام رہیگا، ناناصاحب کو یہ خیال ہوگیا تھا، کہ میں انگریزوں کی عملداری کو غارت کرکے پیشواوں کی حکومت پھر مرہٹوں میں قائم کرلونگا "

اس زمانے کے ایک ہندو مورخ سنتان جے کمار نے غدر کی تاریخ لکھی، جس میں وہ لکھتا ہے:-

" مرہٹوں اور برہمنوں نے ایک سازش قائم کرکے لوگوں کو انگریزی حکومت کے خلاف مشتعل کیا، اور اپنے ساتھ معدودے چند مسلمانوں کو بھی اس لئے شامل کرلیا تاکہ انکا دامن افتراقیت اور بغاوت کے داغوں سے صاف رہے ان باغیوں اور بلوائیوں کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ ملک میں سیواجی، گورو گوبند سنگھ اور دوسرے پیشواؤں کی طرز حکومت کی طرح ڈالی جائے، انھوں نے سب کچھ اپنی کتابوں وید ومنو، شاستر کے مطابق اور اپنے رہنماؤں اور رشیوں کے فرمان کے موافق کیا، اور یہ کوئی نئی بات نہیں تھی " (تاریخ غدر مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء)

تلک صاحب بھی ہندوستانی تحریک کے سب سے بڑے ڈکٹیٹر اور حریت وآزادی کے علمبردار سمجھے جاتے تھے چنانچہ ۱۹۰۱ء میں جبکہ ابھی ترک موالات اور عدم تعاون کی تحاریک کی بنیادیں خالی پڑی تھیں، آپ نے "اخبار کیسری" میں بحیثیت ایڈیٹر ایک شذرہ ارقام فرمایا، جس کے لفظ لفظ سے ہوس تاج وتخت اور ہندو راج کے قیام کا پہلو ثابت ہوتا ہے، لکھتے ہیں:-

" مجھے تو ان ناعاقبت اندیش ہندوؤں پر غصہ آرہا ہے جو اپنے قیمتی سرمائے کو کھوکر اپنے پیشواؤں اور رہنماؤں کے فرمانوں کو بھول بیٹھے ہیں، اور انگریزی حکومت کی حاشیہ نشینی اختیار کرکے مہاپرشوں کی تحریکوں کو ٹھکرا رہے ہیں میرا مقصد تو یہ ہے کہ ہم سنگھٹت ہوکر شری مہاراجہ رام چندر جی، کرشن جی، گورو گوبند سنگھ جی، سیواجی، گورو تیغ بہادر جی، بندہ بیراگی، حتی کہ سوامی دیانند جی کے اپدیشوں اور نصیحتوں پر عمل کرکے ہندوستان میں ہندو راج کی بنیاد ڈالیں اور مرہٹوں، راجپوتوں اور دوسرے ہندو تاجداروں کی یاد کو تازہ کریں، کیا کوئی ہندی ہے جو میری آواز سنے؟ " (کیسری)

پس ثابت ہوا کہ ہندو قوم ازل سے ہی یہ مقصد لیکر آئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، فریب سے، لالچ سے، تلوار سے، اپدیشوں سے، شدھی سے، سنگھٹن سے، اچھوت ادھار سے، غرض ہر حیلے بہانے سے پہلے تو مسلمانوں کو اور دوسری اچھوت اقوام کو شدھ کیا جائے پھر اپنے آپ کو سنگھٹت کیا جائے، اچھوت ادھار کی تحریک کو کامیاب بنایا جائے اور ازاں بعد موجودہ حکومت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرکے ملک میں ہندو راج کے قیام واستحصال کی کوشش کی جائے اور موجودہ واقعات اور پیش نظر حالات صاف بتا رہے ہیں کہ وہ کانگریس کے بہانے سے آزادی ملک کے نام پر اپنی تحریکوں، اپنے مقصدوں اور ضابطوں کو لئے پھرتے ہیں، اور بیچارے سادہ لوح مسلمان ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ ہم نے مندرجہ بالا واقعات میں جو کچھ تحریر کیا ہے وہ بالکل صحیح اور موجودہ حالات کے عین بعین ہے اور اس سے ہر وہ شخص جو معمولی سمجھ رکھتا ہو، اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ حریت وآزادی اور حب الوطنی کے داعی اور حامی کیا کچھ گل فشانیاں کر رہے ہیں، اور ہماری وہ ہمسایہ قوم جو اپنے آپ کو وفا وتشفق میں سرتاسر ڈوبا ہوا خیال کرتی ہے، اچھوت اقوام سے عموماً اور مسلمانان ہند سے خصوصاً کس کس فریب کاری سے پیش آرہی ہے پس ہمارے لئے یہ فرض اور واجب ہے کہ اپنی ہمسایہ قوم کی ہر ایک تحریک کو اس وقت تک اپنی قومی اور ملکی مفاد کیلئے نہ سمجھیں جب تک تمام اکابرین ملک اور رہنمایان قوم اس پر متفقہ آواز بلند نہ کریں، کانگریس کا مقصد اور نصب العین آپ بخوبی سمجھ چکے ہیں، اور یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ انجمن متحدہ ومتفقہ قومیت کی بنیاد کیلئے نہیں بلکہ فرقہ وارانہ مناقشات اور ہندویت کے استحکام کیلئے قائم کی گئی ہے اور مسلم قوم کو اس سے اس وقت تک کلی احتراز کرنا چاہیئے جب تک وہ مسلمانوں سے کوئی سمجھوتہ نہ کرے، اور ان کے حقوق کی نگرانی اور پاسبانی کا دم نہ بھرے، البتہ موجودہ حالات کو رکھ کر ملت مسلمہ کو منظم، متحد، اور متفق ہونے کی سخت ضرورت ہے اور لازم ہے کہ وہ اپنے آئندہ آنیوالے خطرات کے ارتداد وانسداد اور مذہبی اور وطنی ہنگاموں کی روک تھام کیلئے کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرے جس سے کسی وقت ان خطرات اور معرکوں کا زبردست مقابلہ ہوسکے ہمیں ابھی سے کتاب ملت کی شیرازہ بندی میں منہمک ہو جانا چاہیئے، اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کے ارشاد مبارک پر سختی سے کاربند ہو جانا چاہیئے وما باللہ التوفیق

(ماخوذ)

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

سالانہ جلسہ پر غیر معمولی رعایت

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ میں

یہ مجرب اور شہرہ آفاق ادویہ جن کا مفصل اشتہار نیچے درج ہے جن کے متعلق جناب نیجر صاحب الفضل ۲۹ر جون ۲۶؁ء کے اشو میں لکھتے ہیں کہ:۔

" ان میں سے بعض ادویات کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں، اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اُسے آزما کر مفید ہونے کا اطمینان نہ حاصل کرلیں، امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائینگے"

ایام جلسہ میں چار آنے فی روپیہ رعایت دی جائے گی اور انہی تاریخوں یعنی ۲۶ر ۲۷ر و ۲۸ر دسمبر کو جو باہر سے خطوط پوسٹ کئے جائینگے وہ بھی اس رعایت سے یکساں مستفیض ہو سکیں گے، یہ رعایت سالم شیشی یا سالم خوراک پر ہے" اس اشتہار میں ادویہ کی سالم قیمتیں درج ہیں اور یہ ادویہ آپ کو دفتر اخبار نور سے ہی ملیں گی، دفتر نور منارہ والی مسجد سے جانب جنوب ہے جب آپ مسجد میں کھڑے ہو کر جنوب کی طرف نظر کرینگے تو آپکو اخبار نور یا موتی سرمہ کا سائن بورڈ لٹکتا ہوا نظر آئیگا آپ جنوب کی طرف سے مسجد کی سیڑھیوں سے اتر کر بے تکلف دفتر نور میں تشریف لائیے۔

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

اس سُرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں، ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند، غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ۲) محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں:۔

" میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی، اور ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور بدوں آپکے کہنے کے محض فائدہ عام

کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کے واسطے آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی، جسمانی اور اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کردیں، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے، (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم" اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

" مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا، میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ:۔

" میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کرنی شروع کردی، جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی، الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کردیں"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا، اس کی صحت مخدوش تھی، اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا، اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں، اور اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہی ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر اعظم

اس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے یہ ایک لاثانی چیز ہے جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور

منتقل ہے، ضعف دل و دماغ و اعصاب، ضعف بصر، ضعف ہاضمہ، اعصابی درد، نزلہ درد سر، شقیقہ، بے خوابی، مسوڑھوں سے خون کا آنا، منہ سے پانی جاری رہنا، دانتوں کا درد، آواز کا بیٹھ جانا، دمہ، پرانی کھانسی، منہ سے خون کا آنا، ڈکاروں کی کثرت، معدہ کی ترشی، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، پیشاب کی کثرت، ذیابطیس [illegible] خون وغیرہ کیلئے یہ تریاق آخری اور یقینی علاج ہے مستورات کے امراض [illegible]یان الرحم کیلئے بھی بہت مفید ہے، یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا [illegible]دری خوراک، نو روپے آٹھ آنے (لعہ) محصول ڈاک علاوہ۔

[illegible]یخ فضل کریم صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور اور جناب منشی [illegible]لام محمد صاحب پٹواری لالیاں بعد از استعمال اکسیر اعظم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باد گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، قبض، اسہال ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، انڈے، بالائی، مکھن وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے،

دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے، محصول الگ،

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ :-

"کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی ان [دن]وں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی، اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی، اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایت رفع ہو گئی، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے"

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر، بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا، بلکہ انھیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان، گوشت خورہ، خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دے گا،

قیمت دو اونس کی شیشی صرف ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی رائے

جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق مسلم مشنری امریکہ، حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان لکھتے ہیں کہ :-

"میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا، علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑھوں کے عوارض کیلئے بھی بہت مفید ہے"

اکسیر درد سر

یہ نامراد مرض مریض کو ماہی بے آب کی طرح تڑپاتا ہے جن لوگوں کو بدقسمتی سے اس کا دورہ ہوتا ہے وہی خوب جانتے ہیں کہ یہ مرض کس قدر وبال جان ہے ہماری اس جادو اثر دوا سے بفضل خدا دو منٹ کے اندر اندر قطعی آرام ہو جاتا ہے، دوا کیا ہے ایک معجزہ ہے، قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (جو مدت کیلئے کافی ہے) محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے اور پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ مسلمہ امر ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر بدبودار ہو جاتی ہے، کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔

ایک سو گولی کی قیمت صرف دو روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، چہرہ زرد، طبیعت سرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ در گور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے اگر اسکی قیمت عـ۵ر بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اسکی قیمت صرف تین روپے (سے ر) مقرر کی جاتی ہے، محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

سالانہ جلسہ پر حیرت انگیز رعایت

تبلیغ کیلئے بے نظیر کتابیں ⁂ ایک روپے کا مال آٹھ آنے میں

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آجتک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے، حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضمون ہیں، (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) ترتیا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں، (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ، گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں، اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے، اصل قیمت ۱ روپیہ ۸ آنے - نصف قیمت صرف بارہ آنے، محصولڈاک علاوہ -

ستِ اُپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ فرمائیے، آپ لکھتے ہیں کہ :-

"میں نے کتاب ستِ اُپدیش پڑھی، مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی، اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے، کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے، کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں ہے بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی، اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی مفت تقسیم کریگی، دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کریں اور قیمت مجھ سے وصول کر لیں، نصف قیمت صرف آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب [...] ہندوؤں کے کل عقائد [...] پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیئو (۵) مورتی پوجا، (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبحہ یا جھٹکا، (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانک کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے، کہ حضرت موصوف نے ان کی بزور تردید کی ہے، برخلاف اسکے مسلمانوں کے عقائد کے گرو صاحب دل وجان سے قائل تھے مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے، جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی ومددگار رہے، اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے بھی زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے اصل قیمت ۱ روپیہ ۱۲ آنے نصف قیمت صرف چودہ آنے، محصول الگ،

سِکھ اور مُسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا یہ لیکچر اس قدر مقبول ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، صرف چند کاپیاں باقی ہیں، سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے نصف قیمت (فی کاپی) صرف چار آنے،

سِکھ مُسلم اتحاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا، اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب اور دیگر مسلمہ کتب سکھ دھرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی ہے ۞

۲۰ر دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ :- "قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف سابق (سورن سنگھ) ہیں آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے کہ سکھ دھرم اسلام کے قریب ہے اسلئے سکھ مسلم اتحاد ہو سکتا ہے، نصف قیمت ایک آنہ ادنیٰ ۳ر

نوٹ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر کو جو خطوط باہر سے روانہ کئے جائینگے انھیں بھی یہ کتابیں نصف قیمت پر ہی ملینگی ۞

ملنے کا پتہ ۞ منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)